﴿اداریہ﴾

کانفرنس مکالمہ بین المذاہب ایک جائزہ

رئیس التحریر مولانا سید نسیم علی شاہ الهاشمی

اسلام میں سب لوگ برابر ہیں خواہ ان کا تعلق کسی رنگ، نسل اور ملک سے ہو اس نے زبان اور رنگ و نسل کی تمام مصنوعی دیواریں ڈھادیں اور پوری انسانیت کو اللہ کا کنبہ قرار دیا۔ اسلام کا نقطہ نظر آفاقی اور اس کی اپروچ بین الاقوامی ہے۔ آج کی دنیا جو نسلی فسادات اور قومی رقابتوں میں ایک دوسرے کے خلاف برسرپیکار ہے۔ یہ نظریہ اس کے لئے امید اور روشنی کی اک نئی کرن ہے۔ اب جبکہ یہ دنیا ایک بستی کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ اس کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ایسا ہی جامع اور ہمہ گیر نظریہ کارگر ثابت ہوسکتا ہے۔ چنانچہ دورِ حاضر کی زبان میں یہ بات اسی طرح کہی جاسکتی ہے کہ ایک اللہ کی حاکمیت، غلامی اور بندگی میں آجانے کے بعد انسان اس ظلم سے نجات حاصل کرسکتا ہے جس کی غلامی کی زنجیر میں بڑی طاقتوں نے چھوٹے ممالک، غاصب اقوام نے مظلوم قوموں کو اپنے ہی وطن میں جکڑا ہوا ہے اور آمروں نے اپنی رعایا کو غلام بنایا ہوا ہے یہ حقیقی آزادی اس وقت تک نہیں مل سکتی جب تک افراد اور قوموں کے درمیان تعلقات عادلانہ اور منصفانہ بنیادوں پر استوار نہیں ہوتے قانونی نظام اور قانونی طریقے خواہ کتنے ہی کیوں نہ بدل جائیں، عدل و انصاف کا معیار اور کسوٹی ہمیشہ ایک ہی رہے گی۔ اس کسوٹی اور معیار پر ہر دور میں حسن نظام اور قانون پرکھا جاتا رہے گا۔

شریعت اسلامیہ جان مال اور عزت و آبرو کی حرمت سے تعلق رکھنے والے قانون سازی کے ارفع اصولوں میں دیگر تمام آسمانی شریعتوں سے تعلق رکھتی ہے۔ چنانچہ خطبہ حجۃ الوداع میں یہ قانون سازی دیکھی جاسکتی ہے۔ اس خطبہ میں عالمی صورتحال، اقوام عالم اور مذاہب کے درمیان خلاؤں اور فاصلوں کو مٹانے کا بہترین عبرت آمیز سبق موجود ہے۔ مذاہب کے درمیان کشیدگی کو ختم کرنے کے لئے صلح حدیبیہ کے موقع پر جو نمونہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔

کچھ عرصہ سے اسلام اور دیگر مذاہب کے درمیان بڑھتے ہوئے فاصلوں کو سمیٹنے کے لئے مکالمہ بین المذاہب کانفرنسز کا انعقاد کیا جارہا ہے۔

اس پہلو پر نیوز او صاف 3 دسمبر 2008ء میں راجہ بشیر عثمانی صاحب کا ایک کالم آیا ہے۔ موضوع کی مناسبت سے یہاں درج کیا جارہا ہے۔

چنانچہ موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ ''مکالمہ بین المذاہب کی ضرورت واہمیت کے پیش نظر مارچ 2008ء میں

خادم الحرمین شریفین شاہ عبداللہ نے دنیا کے مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان مکالمے یعنی ڈائیلاگ کی اہمیت پر زور دیا۔انھوں نے اس سلسلے میں مسلمان علماء سے تبادلہ خیال کیا اور بین المذاہب مکالمے کے لیے ان کی منظوری حاصل کی۔جون 2008ء میں مکہ معظمہ میں ایک کانفرنس کا اہتمام کیا جس میں عالم اسلام کے لیڈروں پر زور دیا کہ وہ متحد ہو کر دوسرے مذاہب کے لیڈروں سے ڈائیلاگ کریں اس نظریئے کے نتیجے میں جولائی 2008 میں اسپین کے شہر میڈرڈ میں عالمی بین المذاہب مکالماتی کانفرنس کا اہتمام ہوا جس میں دنیا بھر کے تین سو مندوبین نے شرکت کی۔اس کانفرنس میں دنیا بھر کے مذاہب میں باہمی رابطے، مکالمے اور تعاون پر زور دیا گیا تاکہ دنیا بھر سے شدت پسندی اور انتہا پسندی کا خاتمہ ممکن ہو۔

یہ پہلا موقع تھا کہ دنیا کے مختلف براعظموں سے آئے ہوئے سیاسی و مذہبی قائدین نے اس مسئلے پر باقاعدہ سوچ و بچار کا آغاز کیا۔

اس سلسلے کی دوسری بڑی کانفرنس حال ہی میں اقوام متحدہ کے زیر اہتمام امریکہ کے شہر نیویارک میں منعقد ہوئی۔اس کانفرنس کا عنوان تھا ''امن و بین المذاہب وثقافت مکالمہ'' جو سعودی عرب کے فرمانروا شاہ عبداللہ کی کاوش کا نتیجہ تھی۔یہ کانفرنس اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر میں منعقد ہوئی اور یہ کانفرنس دو دن 13,12 نومبر تک جاری رہی جس میں 80 ممالک سے آئے ہوئے 200 سے زائد مندوبین نے تہذیبوں (مذاہب کے مابین بڑھتے ہوئے فاصلے جو کہ تہذیبوں کے ٹکراؤ کا باعث بن رہے ہیں) میں برداشت اور ضرورت پر زور دیا۔تقریبا 20 سربراہان مملکت نے اس موقعہ پر خطاب کیا ہر مقرر نے اس بات پر زور دیا کہ دنیا کا ہر مذہب امن اور برداشت کا درس دیتا ہے زیادہ تر اسپیکروں نے مغرب کی پالیسیوں پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ''مغرب لاعلمی نے اسلام کے ساتھ انصاف نہیں کیا''۔

مکالمہ بین المذاہب ظاہر کے اعتبار سے ایک خوشنما موضوع ہے۔

اگر یہ اپنے موضوع کے اعتبار سے حقیقت پر مبنی ہے کہ دنیائے عالم میں امن وامان، اخلاقیات ہر ذی حق کو حق دینے کے لئے مشترکہ کوشش عمل میں لائی جائے تو یقیناً اس کی افادیت سے انکار کرنا حق کے منافی ہوگا۔

کیونکہ اسلام اس کا درس 15 سو سال سے دے رہا ہے اور مذاہب کے درمیان باہمی رابطے، برداشت اور اخلاقیات کا درس گویا اس کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے اور اس کا اعتراف اپنے نہیں بلکہ بہت سے سکالر جو کہ دیگر مذاہبوں سے تعلق رکھنے والے ہیں نے کیا۔

جارج برنارڈ شاہ اپنی معروف کتاب میں Islam the Geniune میں لکھتا ہے اگر آج حضور صلی